

نبوت کی روح: نصف شب کی پکار

حقوق کی دو تختیاں

Jeff Pippenger

2012-10-13

ایک وضاحتی کلام

حال ہی میں ہم نے حقوق کی دو تختیوں کے متن کو نقل تحریر کی صورت میں تیار کرنا شروع کیا، تاکہ اسے ہماری ویب سائٹ پر نمائندگی پانے والی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جا سکے۔ ایک زبانی پیشکش کو تحریری پیشکش میں تبدیل کرنے کا کام اس سے کہیں زیادہ دشوار ہے جتنا کوئی شخص، اگر وہ ان تمام مراحل سے واقف نہ ہو جن سے گزرنا لازم ہے تاکہ ایک زبانی پیشکش کو تحریری پیشکش میں بدلا جا سکے، سمجھ سکتا ہے؛ اور اس کے ساتھ وہ ضروری پیچیدگیاں بھی شامل ہیں جو بالآخر اس مواد کو ویب سائٹ کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کے عمل میں پیش آتی ہیں۔ ہم نے ابھی پچانوے پیشکشوں میں سے پہلی کی نقل ادبی کی تدوین شروع ہی کی تھی کہ میں نے ایک اور مرحلہ دریافت کیا جس سے ہمیں بھی گزرنا ہوگا۔ اس کا تعلق 1989 سے لے کر ہماری موجودہ تاریخ تک اس پیغام کی تدریجی نشوونما سے ہے۔

تقریباً پندرہ برس پہلے کی پیشکشوں میں ایسی سچائیاں تھیں جو فہم کے ابتدائی مرحلے میں تھیں۔ ان سچائیوں میں سے پہلی، جس کی مجھے وضاحت کرنا ضروری ہے، ملیرائٹ تاریخ میں دوسرے فرشتے کی آمد ہے۔ اُس وقت میرا یہ فہم تھا کہ دوسرا فرشتہ اُس وقت آیا جب پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے، ملیر کی طرف سے پہلے فرشتے کے پیغام کی پیشکش کے خلاف، اپنے دروازے بند کرنے شروع کیے، اور یہ 1843 کے سال کے اختتام کے ساتھ مربوط تھا۔ ولیم ملیر نے وقت کے حساب کی ایسی گنتی پر کام کیا جس کے بارے میں وہ سمجھتا تھا کہ 1843 کے سال 22 مارچ 1843 کو شروع ہوئے اور 22 مارچ 1844 کو ختم ہوئے۔ اُس کا خیال تھا کہ وہ تین پیشین گوئیاں جو بالآخر دو مقدس چارٹوں پر رکھی گئیں، 1843 کے سال میں پوری ہو جائیں گی، اور وہ یقین رکھتا تھا کہ وہ سال 22 مارچ 1844 کو ختم ہوا۔ وہ دو باتوں میں غلطی پر تھا۔

دانی ایل بارہ کے 1335 دنوں، احبار چھبیس کے "سات زمانوں" کے 2520 برسوں، اور دانی ایل آٹھ کے 2300 دنوں کی تینوں نبوتوں کو ملرنے اس طور پر سمجھا کہ وہ مارچ 1844 میں مکمل ہوتی ہیں۔ اس کے بعد خداوند نے سموئیل اسنو کی راہنمائی کی تاکہ وہ نہ صرف یہ سمجھیں کہ یہ نبوتیں 1843 میں نہیں بلکہ 1844 میں ختم ہوئیں؛ بلکہ اسنوں نے وقت کے حساب کے کارائی طریقے کو بھی اختیار کرنا شروع کیا، اور یہ وہ زمانی تطبیق نہ تھی جیسے ملر استعمال کر رہا تھا۔ ملر ربانی/اعتدال ربیعی پر مبنی حساب وقت استعمال کر رہا تھا، جو سال کی بنیاد بہار سے بہار تک رکھتا تھا۔

جب ہم حقوق کی دو تختیاں پیش کر رہے تھے، اُس وقت ہم اس تاریخی حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے اور ملر کے تجربہ کو استعمال کرتے ہوئے 22 مارچ 1844 کو دوسرے کی آمد اور توقف کے زمانہ کے آغاز کے طور پر نشان زد کر رہے تھے۔ میں یہ سمجھتا تھا، اور اب بھی سمجھتا ہوں، کہ اُس فرشتہ کی آمد اُس وقت کے مطابق تھی جب پروٹسٹنٹوں نے پہلے فرشتہ کے بارے میں ملر کے پیغام کو رد کر دیا، اور مندرجہ ذیل اقتباس میرا نقطہ حوالہ تھا۔

"جون، 1842 میں، مسٹر ملرنے پورٹلینڈ کے کاسکو اسٹریٹ چرچ میں اپنے لیکچروں کا دوسرا سلسلہ پیش کیا۔ میں نے ان لیکچروں میں شرکت کو ایک عظیم استحقاق محسوس کیا؛ کیونکہ میں حوصلہ شکنی کا شکار ہو گئی تھی، اور اپنے نجات دہندہ سے ملاقات کے لیے اپنے آپ کو تیار

محسوس نہیں کرتی تھی۔ اس دوسرے سلسلے نے شہر میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بیجان پیدا کر دیا۔ چند استثناؤں کے سوا، مختلف فرقوں نے اپنی کلیسیاؤں کے دروازے مسٹر ملر کے خلاف بند کر دیے۔ مختلف منبروں سے بہت سے خطبات میں مقرر کی مبینہ متعصبانہ گمراہیوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی گئی؛ لیکن فکر مند سامعین کے ہجوم ان کے اجتماعات میں شریک ہوتے تھے، اور بہت سے لوگ عمارت میں داخل ہونے سے قاصر رہتے تھے۔ جماعتیں غیر معمولی طور پر خاموش اور متوجہ تھیں۔" Life Sketches, 27.

میں نے یہ سمجھا کہ ملر کے پیغام پر دروازوں کا بند ہو جانا پہلے فرشتہ کے رد کیے جانے کے آغاز کی علامت تھا، اور وقت کے ربانی/اعتدال ربیعی پر مبنی حساب کے بارے میں ملر کی فہم کے مطابق میں نے یہ فرض کیا کہ 22 مارچ 1844، سنہ 1843 کے اختتام کی نشاندہی کرتا ہے۔ جون 1842 میں پورٹلینڈ میں ملر کی پیشکش درحقیقت ایک ایسا Waymark ہے جو ایک تدریجی رد کو نمایاں کرتا ہے، جو بالآخر 18 اپریل 1844 کو اختتام پذیر ہوا؛ لیکن ان پیشکشوں کے وقت ہم نے ابھی تک وقت کے حساب کے بارے میں سموئیل اسنو کی قرائی طرز حساب کی تطبیق کو نہیں پہچانا تھا۔

پہلی پیشکش کی نقل تحریر کی تدوین شروع کرتے ہی میں یہ دیکھنے لگا کہ جو کچھ اس وقت قلم بند کیا گیا تھا وہ بظاہر اُس بات کے منافی معلوم ہوتا ہے جو ہم اب سکھاتے ہیں۔ ایسا بے بھی اور نہیں بھی۔ یہ محض دوسرے فرشتے کی بتدریج آمد پر ایک تاکید ہے، اور نیز اس پیغام کے بتدریج مہر کھلنے کی ایک تمثیل بھی ہے، جیسا کہ میلیرائیٹ تاریخ میں بھی ایسا ہی تھا۔ یہ توضیحی نوٹ اُن لوگوں کے لیے ہونا چاہیے جو 19 اپریل، 1844 کو پہلی میلیرائیٹ مایوسی کے طور پر ہماری تعین، اور اُس تعلیم پر جو ماضی میں دی جاتی تھی، ٹھوکر کھا چکے ہیں۔

"پہلا اور دوسرا پیغام 1843 اور 1844 میں دیا گیا تھا، اور اب ہم تیسرے کی منادی کے تحت ہیں؛ لیکن یہ تینوں پیغامات اب بھی منادی کیے جانے ہیں۔ اب بھی، پہلے کی طرح، یہ نہایت ضروری ہے کہ انہیں اُن لوگوں کے سامنے دوبارہ پیش کیا جائے جو سچائی کے طالب ہیں۔ قلم اور آواز کے ذریعے ہمیں اس منادی کو بلند کرنا ہے، اُن کی ترتیب کو ظاہر کرتے ہوئے، اور اُن نبوتوں کے اطلاق کو واضح کرتے ہوئے جو ہمیں تیسرے فرشتے کے پیغام تک پہنچاتی ہیں۔ پہلا اور دوسرا پیغام کے بغیر تیسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمیں یہ پیغامات دنیا کو مطبوعات اور خطابات کے ذریعے دینے ہیں، اور نبوی تاریخ کے سلسلے میں اُن باتوں کو ظاہر کرنا ہے جو ہو چکی ہیں اور جو ہونے والی ہیں۔" Selected Messages, book 2, 104

حقوق کی دو لوحیں 1 از 95

حقوق کی دو تختیوں اور آدھی رات کی پکار کا تعارف

اس سلسلہ میں ہم حقوق کی دو لوحوں—1843 اور 1850 کے چارٹس—کا ایک طویل مدت کے دوران مطالعہ کریں گے۔ ہم ابتدا اس بات سے کریں گے کہ آدھی رات کی پکار کو اس کے مناسب مقام پر رکھیں۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے، ابتدائی پیشکشوں کا بڑا حصہ اُن لوگوں کے لیے اعادہ ہوگا جو اس پیغام سے واقف ہیں، لیکن چونکہ ہم ایک ایسا سلسلہ تیار کر رہے ہیں جسے اس پیغام سے نئے لوگ بھی پڑھ اور جانچ سکیں، اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے بعض بنیادی تصورات کو واضح طور پر بیان کریں۔ ہم آدھی رات کی پکار سے آغاز کریں گے، اور اپنی توجہ اُس پہلو پر مرکوز کریں گے جو ایلن وائٹ کی پہلی رویا میں پایا جاتا ہے۔ آئیے Christian Experience and Teachings، صفحہ 57 سے پہلا پیراگراف پڑھتے ہیں۔

1844 میں وقت گزرنے کے کچھ ہی عرصہ بعد مجھے اپنی پہلی علانیہ رؤیا عطا ہوئی۔ میں پورٹلینڈ، مین میں مسز بینز کے ہاں گئی ہوئی تھی، جو مسیح میں ایک عزیز بہن تھیں اور جن کا

دل میرے دل کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ ہم پانچ عورتیں خاندانی مذبح کے پاس خاموشی سے گھٹنے ٹیکے ہوئے تھیں۔ جب ہم دعا کر رہی تھیں تو خدا کی قدرت مجھ پر اس طرح نازل ہوئی جیسے اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

یہ پانچ عورتیں، جن کے دل سسٹر وائٹ کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، خدا کی قدرت کے کسی بھی ظہور کی مخالفت نہیں کر رہی تھیں۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ وہ سب عورتیں تھیں، جو کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہیں، اور ان کی تعداد پانچ تھی، جسے پانچ عقلمند کنواریوں کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ محض ایک مشاہدہ ہے۔

مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں نور سے گھری ہوئی ہوں اور زمین سے بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی ہوں۔ میں نے دنیا میں ایڈونٹ لوگوں کو دیکھنے کے لیے مڑ کر نظر کی، مگر انہیں نہ پا سکی، تب ایک آواز نے مجھ سے کہا، ”پھر دیکھو اور ذرا اور اوپر نگاہ اٹھاؤ۔“ اس پر میں نے اپنی آنکھیں بلند کیں اور ایک سیدھا اور تنگ راستہ دیکھا جو دنیا کے بہت اوپر بلند کیا گیا تھا۔ اس راستے پر ایڈونٹ لوگ اس شہر کی طرف سفر کر رہے تھے، جو راستے کے دور والے سرے پر تھا۔ راستے کے آغاز پر ان کے پیچھے ایک روشن نور قائم تھا، جس کے بارے میں ایک فرشتہ نے مجھے بتایا کہ وہ ”نصف شب کی پکار“ تھا۔ یہ نور تمام راستے پر چمکتا تھا اور ان کے قدموں کے لیے روشنی دیتا تھا تاکہ وہ ٹھوکر نہ کھائیں۔ اگر وہ اپنی نگاہیں یسوع پر جمائے رکھتے، جو ان کے عین آگے تھا اور انہیں شہر کی طرف لے جا رہا تھا، تو وہ محفوظ تھے۔ لیکن جلد ہی بعض تھک گئے اور کہنے لگے کہ شہر بہت دور ہے، اور وہ توقع رکھتے تھے کہ اس میں پہلے ہی داخل ہو چکے ہوتے۔ تب یسوع اپنا جلالی دہنا بازو اٹھا کر ان کی ہمت بندھاتا، اور اس کے بازو سے ایک نور نکلتا تھا جو ایڈونٹ جماعت کے اوپر لہراتا تھا، اور وہ پکار اٹھتے، ”ہلویا!“ اور ان کے باقی سے اپنے پیچھے کے نور کا انکار کیا اور کہا کہ یہ خدا نہ تھا جس نے انہیں یہاں تک پہنچایا تھا۔ پس ان کے پیچھے کا نور بجھ گیا، اور ان کے قدم کامل تاریکی میں رہ گئے، اور وہ ٹھوکر کھا گئے اور نشان اور یسوع دونوں کو نظروں سے کھو بیٹھے، اور راستے سے نیچے گر کر اس تاریک اور شریر دنیا میں جا پڑے جو نیچے تھی۔

ولیم ملر اور نصف شب کی صدا

اس پہلی پیشکش میں، چند نکات قائم کرنے کے بعد، ہم دسمبر 1844 میں لو ہیملٹن میں ایڈونٹسٹوں کی کانفرنس پر گفتگو کریں گے۔ اس کانفرنس میں بعض ملیرائیٹس جمع ہوئے، اور ولیم ملر نے نصف اللیل کی پکار کی فہم کو رد کر دیا۔ یہاں منطقی یہ ہے کہ یہ رویا، اگرچہ ہم سب کے لیے، مگر خاص طور پر ولیم ملر ہی کے لیے تھی۔

اسی مہینے میں، ولیم ملر نے اپنے پیچھے موجود اس نور—آدھی رات کی فریاد—کا انکار کر دیا، جو اس کے لیے باعث بنتا کہ وہ راستے سے نیچے موجود شریر دنیا میں گر پڑے۔ ہم اس کے مضمرات کا جائزہ لیں گے۔ تاریخی شواہد ظاہر کرتے ہیں کہ سب ملیرائیٹ اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ دس کنواریوں کی تمثیل کو پورا کر رہے ہیں؛ یہ بات ان کے درمیان معروف عام تھی۔ ہم یہ دکھائیں گے کہ ولیم ملر کو اس امر کی سمجھ تھی کہ آدھی رات کی فریاد کیا تھی۔ ملر کا ایمان تھا کہ آدھی رات کی فریاد دانی ایل 8:14 اور مکاشفہ 6:14-9 کا عدالت کے وقت کا پیغام تھا۔ وہ یقین رکھتا تھا کہ جو پیغام اس نے 1830 کی ابتدائی دہائی میں منادی کرنا شروع کیا تھا، وہی آدھی رات کی فریاد تھی، ”دیکھو، دولہا آتا ہے،“ اور یہ کہ یسوع دولہے کے طور پر دنیا کے پاس آ رہا تھا۔

ملیری تاریخ کے بیشتر حصے میں وہ یہ ایمان رکھتے تھے کہ وہ دس کنواریوں کی تمثیل کو پورا کر رہے ہیں، لیکن وہ یہ سمجھتے تھے کہ نصف شب کا نعرہ اس پیغام کو بیان کرتا ہے جس کی وہ منادی کرتے آ رہے تھے۔ تاہم، 1844ء کے موسم گرما تک ایک نئی اور درست فہم ظاہر ہوئی: نصف شب کا نعرہ ساتویں مہینے کی تحریک تھا، جس میں یہ توقع کی جا رہی تھی کہ یسوع ساتویں مہینے کے دسویں

دن آئے گا۔ یہی حقیقی نصف شب کا نعرہ تھا۔ جب ملرنے دسمبر 1844ء میں حقیقی نصف شب کے نعرے کو رد کیا، تو وہ 1844ء کے موسم گرما کی تاریخ کو رد کر رہا تھا اور اپنے پہلے موقف کی طرف لوٹ رہا تھا کہ یہ محض 1830ء کی دہائی کے عمومی پیغام ہی کا اظہار تھا۔ نصف شب کے نعرے کی حرکیات کو سمجھنا نہایت اہم ہے۔ اگر آپ 2520 کو اُس طرح نہیں سمجھتے جیسے ملیری سمجھتے تھے، تو آپ نصف شب کے نعرے کو نہیں سمجھ سکتے۔ اگر آپ نصف شب کے نعرے کو اُس طرح نہیں سمجھ سکتے جیسے ملیری سمجھتے تھے، تو آپ راستے سے نیچے شریر دنیا میں جا گرتے ہیں۔

اس پیشکش میں ہم چارٹ میں درج بعض ایسی صداقتوں سے آغاز کریں گے جنہیں آج ایڈونٹ ازم علانیہ رد کرتا ہے۔ سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کا بائبلکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور اکثر ایڈونٹسٹ علمائے الہیات 2520 کو رد کرتے ہیں۔ آگے بڑھتے ہوئے ہم اس کا بائبل جواب دیں گے، لیکن ابتدا میں ہم یہ دکھائیں گے کہ ایلین واٹ 2520 کی پوری تائید کرتی ہیں۔ انسٹیٹیوٹ اور اکثر علمائے الہیات "ڈیلی" کی ابتدائی علمبرداروں والی تعبیر کو بھی رد کرتے ہیں۔ ہم یہ دکھائیں گے کہ "ڈیلی" کو بت پرستی قرار دینے والی ابتدائی علمبرداروں کی تعبیر کو رد کرنا روح نبوت کو رد کرنا ہے۔ انسٹیٹیوٹ بگلوں—پانچویں اور چھٹے بگل—کی ابتدائی علمبرداروں والی تعبیر کو بھی علانیہ رد کرتا ہے۔ ہم آغاز اس بات کو دکھانے سے کریں گے کہ بگلوں کی ابتدائی علمبرداروں والی تعبیر کو رد کرنا روح نبوت کو رد کرنا ہے۔

آج، زیادہ تر ایڈونٹسٹ، 1290 اور 1335 کے بارے میں، بہترین حالت میں بھی، غیر واضح ہیں۔ 1335 کے بارے میں ابتدائی پیش روؤں کی فہم کے بغیر، 22 مارچ 1844 کو شروع ہونے والے توقف کے وقت کی نشان دہی کے لیے کوئی بائبل جواز موجود نہیں۔ توقف کے وقت کو سمجھنے بغیر، آدمی نصف اللیل کی پکار کی حرکیات کو نہیں پا سکتا۔ نصف اللیل کی پکار کو سمجھنے بغیر، آدمی نیچے واقع شریر دنیا کی طرف جانے والی راہ سے گڑ پڑتا ہے۔ ہم ان حقائق کو چارٹ پر نبوت کی روح کی واضح توثیق کے حوالے سے دکھائیں گے، اور پھر انہیں کلام خدا سے کھول کر بیان کریں گے۔ لیکن پہلے، ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ میلرائیٹ تاریخ کے گرد و نواح میں کیا تھا اور کس چیز نے نصف اللیل کی پکار کو پیدا کیا۔

ملیری تاریخ اور پہلے فرشتے کی آمد

ہم ملیرائیٹ تاریخ کو ظاہر کرنے اور 1798 پر گفتگو کرنے کے لیے Uriah Smith کی کتاب Thoughts on Daniel and Revelation صفحہ 521 سے آغاز کرتے ہیں۔ Uriah Smith لکھتے ہیں، 'chronology of 10 the events of Revelation 10 is further ascertained from the fact that this angel is identical with the first angel of Revelation 14.' Revelation 10 اور اس کے ہاتھ میں ایک کھلی ہوئی چھوٹی کتاب ہے۔ Ellen White ہمیں مطلع کرتی ہیں کہ یہ زور آور فرشتہ یسوع مسیح ہے، اور وہ چھوٹی کتاب Daniel کی کتاب ہے۔ دسویں باب کے اختتام تک یوحنا کو کہا جاتا ہے کہ وہ اس چھوٹی کتاب کو کھالے، جو اس کے منہ میں میٹھی اور اس کے پیٹ میں کڑوی ہوگی۔ یوحنا ملیرائیٹ تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، جہاں Daniel کا پیغام میٹھا ہے لیکن تلخ مایوسی پر منتج ہوتا ہے۔ پیشواؤں کے مطابق Revelation 10 کا زور آور فرشتہ، Revelation 14 کے پہلے فرشتے ہی ہے—یہ دونوں ایک ہی فرشتہ ہیں۔

اکثر ہم مکاشفہ میں مذکور ان فرشتوں کے بارے میں تخصیص کے ساتھ بہت زیادہ وقت صرف نہیں کرتے، لیکن ہمیں ایسا کرنا چاہیے۔ مکاشفہ 10 کا زور آور فرشتہ وہی فرشتہ بھی ہے جس کے بارے میں ولیم ملر کا اعتقاد تھا کہ وہ مکاشفہ 14 کے پہلے فرشتے کے کام کو انجام دے کر نصف شب کی پکار کو پورا کر رہا تھا: 'خدا سے ڈرو اور اُس کا جلال کرو، کیونکہ اُس کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے۔' اُس کی عدالت کے وقت سے مراد دانی ایل 8:14 ہے۔ یہ فرشتے انجام دیے گئے کام کے مختلف پہلوؤں کی نشان

دہی کرتے ہیں۔

یورپاہہ اسمتھ کی طرف پھر رجوع کرتے ہوئے: ”مکاشفہ 10 کے واقعات کی زمانی ترتیب مزید اس حقیقت سے متعین ہوتی ہے کہ یہ فرشتہ مکاشفہ 14 کے پہلے فرشتے ہی کے عین مطابق ہے۔“ وہ بیان کرتا ہے کہ کون سی باتیں انہیں باہم مربوط کرتی ہیں: دونوں کے پاس منادی کرنے کے لیے ایک خاص پیغام ہے، دونوں اپنی منادی بلند آواز سے کرتے ہیں، دونوں خالق کے تعلق سے مماثل زبان استعمال کرتے ہیں، اور دونوں وقت کا اعلان کرتے ہیں—ایک قسم کھا کر کہتا ہے کہ پھر وقت نہ رہے گا، اور دوسرا منادی کرتا ہے کہ خدا کے عدالت کرنے کا وقت آ پہنچا ہے۔ مکاشفہ 14:6 کا پیغام زمانہ آخر کے آغاز کے اس طرف واقع ہے۔

یورپاہہ اسمتھ بیان کرتا ہے کہ آخری زمانہ 1798 ہے، اور مکاشفہ 14 کا پیغام اس کے بعد آتا ہے۔ وہ لکھتا ہے، ”لیکن مکاشفہ 14:6 کا پیغام آخری زمانہ کے آغاز کے اس طرف واقع ہے۔ یہ خدا کے فیصلے کی گھڑی آ پہنچی ہے، کی منادی ہے، اور لہذا اس کا اطلاق آخری نسل پر ہی ہونا چاہیے۔ پولس نے فیصلے کی گھڑی آ پہنچی ہے، کی منادی نہیں کی۔ لوتھر اور اس کے رفقاء نے بھی یہ منادی نہیں کی۔ پولس نے ایک آنے والے فیصلے پر بحث کی، جو غیر معین طور پر مستقبل میں تھا، اور لوتھر نے اسے اپنے زمانہ سے کم از کم تین سو برس بعد قرار دیا۔ مزید برآں، پولس کلیسیا کو ایسی کسی منادی کے خلاف متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے فیصلے کی گھڑی آ پہنچی ہے، جب تک کہ ایک معین وقت نہ آجائے۔“ 2 تھسلونیکوں 1:2-3 میں پولس کہتا ہے کہ مسیح کا دن قریب نہیں، جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ آجائے اور مرد گناہ ظاہر نہ ہو۔ پولس مرد گناہ، چھوٹے سینگ، پاپائیت کا ذکر کرتا ہے، اور اس کی بالادستی کے پورے زمانہ پر ایک تنبیہ کا پردہ ڈال دیتا ہے، جو 1260 برس تک جاری رہا اور 1798 میں ختم ہوا۔

1798 میں، مسیح کے دن کے قریب ہونے کی منادی کے خلاف پابندی ختم ہو گئی۔ آخر زمانہ شروع ہوا، اور چھوٹی کتاب سے مہر ہٹا لی گئی۔ اُس وقت سے، مکاشفہ 14 کا فرشتہ روانہ ہو چکا ہے۔ یورپاہہ اسمتھ کہتا ہے، ”اگر تم اسے دیکھ سکو،“ 1798 سے، پہلے فرشتے کا پیغام جاری ہو چکا ہے۔ 1798 میں، مکاشفہ 14 کا پہلا فرشتہ تاریخ میں ظاہر ہوتا ہے—یہ بانیوں کی سمجھ ہے۔ اُس وقت سے، مکاشفہ 14 کے فرشتے نے یہ منادی کی ہے کہ خدا کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے، اور دسویں باب کے فرشتے نے سمندر اور خشکی پر اپنا موقف قائم کر کے قسم کھائی ہے کہ پھر وقت نہ رہے گا۔ اُن کی شناخت ہے شک و شبہ ہے۔ وہ تمام دلائل جو ایک کو متعین کرتے ہیں، دوسرے کے لیے بھی مؤثر ہیں۔ موجودہ نسل ان دونوں پیشین گوئیوں کی تکمیل کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ آمد ثانی کی منادی میں، خصوصاً 1840 سے 1844 تک، اُن کی کامل اور مفصل تکمیل شروع ہوئی۔

اسمتھ مکاشفہ 14 کے پہلے فرشتے کے 1798 میں پہنچنے کے حوالے سے 1840 اور 1844 کو نشان زد کرتا ہے، لیکن وہ 1840 میں بھی پہلے فرشتے کو نشان زد کرتا ہے، جہاں پیغام کو قوت بخشی جاتی ہے۔ آمد ثانی کی منادی میں، خصوصاً 1840 سے 1844 تک، ان کی کامل تکمیل شروع ہوئی۔ فرشتے کا یہ مقام کہ ایک پاؤں سمندر پر اور ایک خشکی پر ہے، اس کی منادی کی وسیع رسائی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ پیغام سمندر پار کرے گا اور مختلف اقوام تک پھیلے گا، اور آمد ثانی کی منادی واقعی دنیا کے ہر مشنری مرکز تک پہنچی۔ 1840 سے، پہلے فرشتے کا پیغام، ایلین وائٹ کے مطابق، دنیا کے ہر مشن اسٹیشن تک پہنچایا گیا۔ یہ اس وقت پورا ہوا جب بائبل نبوت کے سال-دن اصول کی تصدیق سلطنت عثمانیہ کے زوال کے ساتھ ہوئی۔ اس مقام پر ہم تفصیلات سے بحث نہیں کر رہے، بلکہ ملیرائٹ تاریخ اور نصف شب کے نعرے کی حرکیات کے لیے پس منظر قائم کر رہے ہیں۔

اہم تاریخی واقعات: 1833 اور ستاروں کا گرنا

1833 میں ستاروں کا گرنا واقع ہوا۔ ایلین وائٹ نے The Great Controversy، صفحہ 333 میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ’1833 میں، یعنی دو سال بعد جب ملر نے مسیح کی عنقریب آمد کے ثبوت عوام کے

سامنے پیش کرنا شروع کیے، اُن نشانات میں سے آخری ظاہر ہوا جنہیں نجات دہندہ نے اپنی دوسری آمد کی علامتوں کے طور پر وعدہ فرمایا تھا۔ یسوع نے فرمایا: ”ستارے آسمان سے گریں گے۔“ متی 24:29۔ اور یوحنا نے مکاشفہ میں اعلان کیا، جب اُس نے رویا میں اُن مناظر کو دیکھا جو خدا کے دن کی پیش روی کریں گے: ”آسمان کے ستارے زمین پر آگرے، جس طرح انجیر کا درخت اپنے کچے پھل گرا دیتا ہے، جب وہ کسی سخت آندھی سے ہلایا جائے۔“ مکاشفہ 6:13۔ اس پیشین گوئی کی نہایت نمایاں اور پراثر تکمیل 13 نومبر 1833 کی عظیم شہابی بارش میں ہوئی۔

ولیم ملر کی گواہی یوں بیان کرتی ہے: ’1833 کے موسم گرما میں ایک ہفتہ کے دن ناشتے کے بعد، میں اپنے میز پر کسی نکتے کا جائزہ لینے کے لیے بیٹھا، اور جب میں اٹھا کہ باہر جا کر کام کروں، تو یہ بات پہلے سے کہیں زیادہ زور کے ساتھ میرے دل پر نازل ہوئی، ”جا اور اسے دنیا سے کہہ دے۔“ یہ تاثر اس قدر اچانک اور ایسی قوت کے ساتھ آیا کہ میں یہ کہتے ہوئے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا، ”اے خداوند، میں نہیں جا سکتا۔“ ”کیوں نہیں؟“ گویا یہ جواب آیا، اور پھر میرے تمام عذر سامنے آ گئے، میری نااہلی؛ لیکن میری پریشانی اس قدر بڑھ گئی کہ میں نے خدا کے ساتھ ایک سنجیدہ عہد باندھا کہ اگر وہ راہ کھول دے تو میں جاؤں گا اور دنیا کے لیے اپنا فرض ادا کروں گا۔“ راہ کھولنے سے تمہاری کیا مراد ہے؟“ گویا یہ بات میرے ذہن میں آئی۔ میں نے کہا، اگر مجھے کسی جگہ علانیہ کلام کرنے کی دعوت مل جائے تو میں جاؤں گا اور انہیں وہ باتیں بتاؤں گا جو میں نے خداوند کی آمد کے بارے میں بائبل میں پائی ہیں۔ اسی لمحے میرا سارا بوجھ جاتا رہا۔ اور میں خوش ہوا کہ غالباً مجھ سے اس طرح مطالبہ نہ کیا جائے گا، کیونکہ مجھے کبھی ایسی دعوت نہیں ملی تھی، میری آزمائشیں معلوم نہ تھیں، اور مجھے کسی خدمت کے میدان میں بلائے جانے کی بہت کم توقع تھی۔ اس وقت سے تقریباً آدھے گھنٹے بعد، اس سے پہلے کہ میں کمرے سے نکلا ہوتا، مسٹر گلفورڈ کے ایک بیٹے، جو میرے گھر سے تقریباً سولہ میل دور ڈریسڈن کے رہنے والے تھے، اندر آئے اور کہا کہ ان کے والد نے مجھے بلوایا ہے اور چاہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر چلوں، میں نے سمجھا کہ شاید وہ کسی کام کے سلسلے میں مجھ سے ملنا چاہتے ہوں گے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ اگلے دن ان کے کلیسیا میں منادی نہ ہو گی، اور اس کے والد چاہتے ہیں کہ میں آ کر لوگوں سے خداوند کی آمد کے موضوع پر گفتگو کروں۔ میں فوراً اپنے آپ پر غصہ ہوا کہ میں نے وہ عہد کیوں باندھا تھا۔ میں نے فوراً خداوند کے خلاف بغاوت کی اور طے کر لیا کہ نہیں جاؤں گا۔ میں اس لڑکے کو کوئی جواب دے بغیر چھوڑ کر قریب ہی ایک درختوں کے جھنڈ کی طرف چلا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے تک میں خداوند کے ساتھ کشمکش کرتا رہا، کوشش کرتا رہا کہ اپنے آپ کو اس عہد سے آزاد کرا لوں جو میں نے اُس سے باندھا تھا، لیکن مجھے کوئی آرام نہ ملا۔ میرے ضمیر پر یہ بات ثبت کر دی گئی، ”کیا تم خدا کے ساتھ عہد باندھو گے اور اتنی جلدی اسے توڑ دو گے؟“ اور ایسا کرنے کی نہایت سنگین گناہ آلودگی نے مجھے مغلوب کر لیا۔ آخر کار میں نے اطاعت قبول کی اور خداوند سے وعدہ کیا کہ اگر وہ مجھے سنبھالے رکھے تو میں جاؤں گا، اور اس پر بھروسا رکھوں گا کہ وہ مجھے فضل اور قابلیت دے گا تاکہ جو کچھ بھی وہ مجھ سے طلب کرے، میں اسے انجام دے سکوں۔ میں واپس گھر آیا اور لڑکے کو اب بھی انتظار کرتے پایا۔ وہ دوپہر کے کھانے کے بعد تک ٹھہرا رہا، اور میں اس کے ساتھ ڈریسڈن واپس چلا گیا۔‘ یوں ملر نے 1833 کے موسم گرما میں اس پیغام کو علانیہ پیش کرنا شروع کیا۔ دسمبر 1833 میں، ستاروں کے گرنے نے اس کے پیغام میں مزید سنجیدگی پیدا کر دی۔

1840: نبوت کی تکمیل اور سلطنتِ عثمانیہ

1840 میں، ایلن وائٹ نبوت کی ایک نہایت قابل توجہ تکمیل پر تبصرہ کرتی ہیں۔ اس عبارت پر روح نبوت میں اکثر نزاع کیا جاتا ہے، بعض یہ استدلال کرتے ہیں کہ یورایاہ اسمتھ نے اسے The Great Controversy میں شامل کیا تھا، لیکن یہ دلائل بے بنیاد ہیں۔ وہ 1840 تک پہنچنے والی نبوی تکمیلوں کے تسلسل کے بارے میں گفتگو کر رہی ہیں، جن میں ستاروں کا گرنا اور تاریک دن شامل ہیں۔ وہ

لکھتی ہیں، 'سن 1840 میں، نبوت کی ایک اور قابل ذکر تکمیل نے وسیع پیمانے پر دلچسپی پیدا کی۔' وہ بائبل نبوت کی طرف اشارہ کرتی ہے، نہ کہ محض یوسیاہ لیچ کی کسی انسانی پیش گوئی کی طرف۔ اس سے دو سال پہلے، دوسرے ظہور مسیح کی منادی کرنے والے ایک ممتاز خادم، یوسیاہ لیچ نے مکاشفہ 9 کی ایک تفسیر شائع کی تھی، جس میں سلطنت عثمانیہ کے سقوط کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اُس کے حسابات کے مطابق، اس قدرت کو 11 اگست 1840 کو مغلوب ہو جانا تھا۔ متعین وقت پر، ترکی نے اپنے سفیروں کے ذریعے یورپ کی اتحادی طاقتوں کی حفاظت قبول کر لی، اور یوں اپنے آپ کو مسیحی اقوام کے تسلط کے تحت دے دیا۔ یہ واقعہ پیش گوئی کے عین مطابق پورا ہوا۔ جب یہ معلوم ہوا، تو کثیر لوگ اس بات پر قائل ہو گئے کہ نبوت کی تعبیر کے وہ اصول جنہیں ملر اور اُس کے رفقا نے اختیار کیا تھا، درست ہیں، اور ایڈونٹ تحریک کو ایک غیر معمولی تحریک ملی۔ علم و منصب کے حامل اشخاص، ملر کے ساتھ اُس کے نظریات کی منادی اور اشاعت میں متحد ہو گئے، اور 1840 سے 1844 تک یہ کام تیزی سے پھیلتا گیا۔

یورپاہ سمتھ نے ہمیں بتایا تھا کہ مکاشفہ 14 کا پہلا فرشتہ 1798 میں آیا، لیکن وہی فرشتہ مکاشفہ 10 کے فرشتہ کے برابر ہے۔ مکاشفہ 10 میں یوحنا سے کہا جاتا ہے کہ وہ فرشتہ کے ہاتھ سے وہ چھوٹی کتاب لے اور اسے کھالے، اور وہ اس کے منہ میں میٹھی ہو جائے گی۔ ملیرائیٹ پیغام 11 اگست، 1840 کو میٹھا ہو گیا، جب بائبل نبوت کے سال-دن اصول کی بنیاد پر سلطنت عثمانیہ کے زوال کی دو سالہ پیشین گوئی کے بعد ایسا ہوا۔ جب وہ واقعہ بعینہ پورا ہوا تو وہ پیغام جس کی وہ منادی کرتے آئے تھے، ان کے منہ میں میٹھا ہو گیا۔

11 اگست 1840 کو وہ پیغام اُن کے منہ میں میٹھا ہو گیا۔ یوحنا کو کہا گیا ہے کہ وہ اُس فرشتے کے ہاتھ سے، جو اُتر آیا ہے، وہ چھوٹی کتاب لے لے۔ یہ فرشتہ 11 اگست 1840 کو اُترتا ہے، اور مکاشفہ 10 کا یہ فرشتہ وہی ہے جو مکاشفہ 14 کے پہلے فرشتے کے برابر ہے۔ مکاشفہ 14 کا فرشتہ 1798 میں، اخیر زمانہ کے وقت، آتا ہے، لیکن اُس کے پیغام کو 1840 میں قوت بخشی جاتی ہے۔ ایلن وائٹ کہتی ہیں کہ جب یہ واقعہ معروف ہوا تو بہت بڑی تعداد میں لوگ ملر اور اُس کے رفقا کے اختیار کردہ نبوی تفسیر کے اصولوں کی درستی پر قائل ہو گئے۔ 1930 کی دہائی سے، جس کا آغاز 1919 سے ہوا لیکن خاص طور پر 1930 کی دہائی میں، ایڈونٹ ازم نے نبوی تفسیر کے اُن اصولوں کو، جنہیں ملر اور اُس کے رفقا نے اختیار کیا تھا، رد کر دیا ہے—اور وہ اصول بائبل کے مطالعہ کا ثبوتی متون کا طریقہ کار تھے۔

1843 کا چارٹ اور تاخیر کا وقت

تاریخ میں اگلا نشان راہ 1843 کا چارٹ ہے، جو مئی 1842 میں تیار کیا گیا۔ ایلن وائٹ کہتی ہیں: "میں نے دیکھا کہ 1843 کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی ہدایت سے بنایا گیا تھا، اور یہ کہ اس میں تبدیلی نہیں کی جانی چاہیے تھی؛ کہ اعداد وہی تھے جیسے وہ چاہتا تھا، اور یہ کہ اُس کا ہاتھ بعض اعداد میں ایک غلطی پر تھا اور اُسے چھپائے ہوئے تھا تاکہ کوئی اُسے نہ دیکھ سکے، یہاں تک کہ اُس کا ہاتھ ہٹا لیا گیا۔" یہ چارٹ ایک نبوی نشان راہ ہے، جو مئی 1842 میں تیار کیا گیا۔ جون 1842 میں، پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے اپنے دروازے بند کر دیے اور دوسرا فرشتہ آ پہنچتا ہے۔

ٹیسٹیمونیز، جلد اول، صفحہ 21 سے: "جون 1842 میں، مسٹر ملر نے پورٹ لینڈ، مین کی کاسکو اسٹریٹ چرچ میں اپنے لیکچرز کا دوسرا سلسلہ پیش کیا۔ چند استثناءؤں کے سوا، مختلف فرقوں نے مسٹر ملر کے خلاف اپنے گرجاؤں کے دروازے بند کر دیے۔" ایلن وائٹ ہمیں آگاہ کرتی ہیں کہ بطور سیونٹھ-ڈے ایڈونٹسٹ مسیحی، ہمیں سبب سے نتیجے تک استدلال کرنا سیکھنا چاہیے۔ وہ سبب جس نے پروٹسٹنٹ گرجاؤں کو اپنے دروازے بند کرنے پر آمادہ کیا، اس چارٹ کا متعارف کرایا جانا تھا۔ جب مئی میں یہ چارٹ متعارف کرایا گیا، تو پروٹسٹنٹ گرجاؤں نے یہ طے کر لیا کہ ملیری پیروکار فریب خوردہ جوشیلے مذہبی متعصب ہیں۔

پہلی مایوسی اس کے بعد آتی ہے۔ The Great Controversy، صفحہ 393 سے: '1842 ہی میں، اس پیشین گوئی میں دی گئی یہ ہدایت کہ روپا کو لکھ اور اسے تختیوں پر واضح کر دے، تاکہ جو اسے پڑھے وہ دوڑ سکے، چارلس فچ کو اس بات کی طرف مائل کر چکی تھی کہ وہ دانی ایل اور مکاشفہ کی روپاؤں کی توضیح کے لیے ایک نبوتی چارٹ تیار کرے۔' چارلس فچ، جو 22 اکتوبر 1844 کی عظیم مایوسی سے ذرا پہلے وفات پا گئے، اس تاریخ میں خداوند کے ہاتھ میں استعمال ہوئے۔ انہوں نے وہ چارٹ تیار کیا، جو مئی 1842 میں شائع ہوا۔

اس چارٹ کی اشاعت کو حقوق کے حکم کی تکمیل سمجھا گیا۔ تاہم، روپا کی تکمیل میں ایک ظاہری تاخیر پر کسی نے توجہ نہ دی۔ اسی نبوت میں ایک ٹھہراؤ کے وقت کا ذکر بھی پیش کیا گیا ہے۔ مایوسی کے بعد یہ صحیفہ نہایت معنی خیز معلوم ہوا: "کیونکہ روپا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن انجام پر وہ بولے گی اور جھوٹ نہ کہے گی؛ اگرچہ وہ ٹھہرے، تو اس کی راہ دیکھ، کیونکہ وہ یقیناً آئے گی، وہ تاخیر نہ کرے گی۔ راست باز ایمان سے زندہ رہے گا۔" ٹھہراؤ کا وقت پہلی مایوسی ہے، جو 22 مارچ 1844 کو واقع ہوئی۔ ملیرائیٹ 1843 میں دنیا کے خاتمہ کی پیشین گوئی کر رہے تھے، اور اس کے لیے وہ وقت کے بائبل حساب کو استعمال کرتے تھے۔ جب خداوند اُس وقت تک نہ آیا، تو پہلی مایوسی 22 مارچ 1844 کو واقع ہوئی۔ یہی ٹھہراؤ کا وقت ہے۔

یہ دس کنواریوں کی تمثیل میں، حقوق 2 میں، اور دانی ایل 12 میں تاخیر کا وقت ہے۔ دانی ایل 12:11 کہتا ہے: "اور اُس وقت سے جب دائمی قربانی موقوف کی جائے گی۔۔۔" پیشروؤں نے سمجھا کہ 508 میں، جب کلووس نے ویزیکوتھوں کو شکست دی، بت پرستی مغلوب کر دی گئی تھی۔ اُس وقت سے جب بت پرستی دور کی جائے اور پاپائیت قائم کی جائے (تیس برس بعد، یعنی 538 میں)، 1290 دن ہوں گے۔ اگلی آیت کہتی ہے: "مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دنوں تک پہنچتا ہے۔" 508 جمع 1335 برابرے 1843 کے۔ "مبارک ہے وہ جو 1843 تک پہنچے۔" 1335 تاخیر کے وقت کی نشان دہی کرتا ہے، اور کہتا ہے: "مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے اور 1843 تک پہنچتا ہے۔" اگر آپ "دائمی" کے بارے میں پیشروؤں کی سمجھ کو برقرار رکھتے ہیں، جیسا کہ ایلن وائٹ بھی کرتی ہیں، تو یہ بات واضح ہے۔

مزید وضاحت کے لیے، یسعیاہ 30:18 کہتا ہے، "اور اِس لیے خداوند انتظار کرے گا۔" یہاں خداوند دس کنواریوں کی تمثیل میں دولہا ہے، اور وہ تاخیر کر رہا ہے۔ "اور اِس لیے دولہا تاخیر کرے گا تاکہ وہ تم پر فضل کرے، اور اِس لیے وہ سرفراز کیا جائے گا تاکہ وہ تم پر رحم کرے، کیونکہ خداوند انصاف کا خدا ہے۔ مبارک ہیں وہ سب جو اِس کا انتظار کرتے ہیں۔" یہ دانی ایل 12:12 کے مطابق ہے: "مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے اور 1335 تک پہنچتا ہے۔" دولہا 22 مارچ، 1844 کو تاخیر کرتا ہے۔ پہلی مایوسی تک پہنچنے اور پھر انتظار کرنے کے ساتھ ایک برکت وابستہ ہے۔ جب تم یہاں پہنچو، تو تمہیں انتظار کرنا ہے۔ تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ حقوق 2:3 کہتا ہے، "کیونکہ روپا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن انجام پر وہ بولے گی اور جھوٹ نہ کہے گی؛ اگرچہ وہ تاخیر کرے، تو اِس کا انتظار کر۔" 1335 تک پہنچنے کی برکت، اس تاریخ تک پہنچنے کی برکت ہے، جہاں خداوند نیم شب کی صدا کو پورا کرے گا۔

ہر شخص کو آدھی رات کے پکار میں شریک ہونے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ بعض لوگ ملیرائٹس کے ساتھ اس لیے چلے کہ ان کا یسوع مسیح کے ساتھ اپنا ذاتی تجربہ یا خدا کے کلام کا ذاتی مطالعہ نہ تھا، بلکہ خوف کے باعث۔ آدھی رات کی پکار کے پہنچنے سے پہلے، خداوند ان بھائیوں کو تحریک سے الگ کر دیتا ہے۔ پہلی مایوسی اُس عمل کا حصہ ہے جو آدھی رات کی پکار کے لیے تیاری کرتا ہے۔ ایلین وائٹ کے مطابق، اگر ہم اسے نہیں سمجھتے، تو ہم اُس راستے سے نیچے بدکار دنیا میں جا گرتے ہیں۔

دوسرے فرشتے کے پیغام کی تقویت

ابتدائی تحریرات، صفحہ 238 سے: «دوسرے فرشتے کے پیغام کے اختتام کے قریب، میں نے آسمان سے ایک عظیم نور خدا کے لوگوں پر چمکنا ہوا دیکھا۔ اس نور کی کرنیں آفتاب کی مانند درخشاں معلوم ہوتی تھیں، اور میں نے فرشتوں کی آوازیں سنیں جو پکار رہی تھیں، "دیکھو، دولہا آتا ہے۔" یہ نیم شب کی صدا تھی، جس نے دوسرے فرشتے کے پیغام کو قدرت بخشی تھی۔ پیش روؤں نے سمجھا کہ پہلے فرشتے کا پیغام 1798 میں آیا، لیکن 1840 میں سلطنت عثمانیہ کے زوال کے ساتھ اسے قوت عطا ہوئی۔ تمام پیغامات وقت کے ایک معین نقطے پر آتے ہیں اور اس کے بعد قدرت پاتے ہیں۔ دوسرے فرشتے کا پیغام 22 مارچ 1844 کو آیا، جب پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے ملیرائیٹ پیغام کے خلاف اپنے دروازے بند کر دیے۔ نیم شب کی صدا دوسرے فرشتے کے پیغام کو قدرت بخشی ہے۔ تیسرے فرشتے کا پیغام 22 اکتوبر 1844 کو آتا ہے، اور اسے اس وقت قدرت ملتی ہے جب مکاشفہ 18 کا زور اور فرشتہ اس کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ ہر پیغام تاریخ میں آتا ہے اور اس کے بعد قدرت پاتا ہے۔ اس بات کو سمجھنا اہم ہے۔

نصف شب کی پکار نے دوسرے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی۔ آسمان سے فرشتے بھیجے گئے تاکہ مایوس مقدسین کو بیدار کریں اور انہیں اپنے سامنے موجود عظیم کام کے لیے تیار کریں۔ سب سے زیادہ صاحب استعداد آدمی اس پیغام کو سب سے پہلے قبول کرنے والے نہ تھے؛ بلکہ اس کے برعکس، وہ اسے قبول کرنے والے سب سے آخر میں تھے۔ پیغام کو سمجھنے میں وہ سب سے زیادہ صاحب استعداد تھے، جبکہ سموئیل سنو پہلے تھے۔ جو لوگ پہلے کام میں پیش پیش رہتے تھے، وہی اس پکار کو قبول کرنے اور اسے مزید بلند کرنے میں سب سے آخر میں تھے۔ تاریخی طور پر، نصف شب کی پکار کے پیغام کو قبول کرنے والا آخری شخص ویلیم ملر تھا۔

The Great Controversy، 376 سے: نصف شب کی پکار کی قدرت کے دوران، تقریباً 50,000 افراد کلیسیاؤں کو چھوڑ گئے۔ چونکہ ملر کا کام کلیسیاؤں کو مضبوط کرنے کی طرف مائل تھا، اس لیے ابتدا میں اسے موافقت کی نظر سے دیکھا گیا؛ لیکن جب خادموں اور مذہبی رہنماؤں نے آمد مسیح کے عقیدہ کے خلاف فیصلہ کر لیا اور اس موضوع پر ہر قسم کی تحریک کو دبانا چاہا، تو انہوں نے منبر سے اس کی مخالفت کی اور اپنے ارکان کو دوسرے ظہور مسیح کی منادی سننے، بلکہ اجتماعی مجالس میں اپنی امید کا ذکر کرنے کے حق سے بھی محروم کر دیا۔ آج ایڈونٹسٹ کلیسیا کے وہ رہنما جو اس پیغام کی تعلیم کو کلیسیا میں بلکہ نجی گھروں میں بھی ممنوع قرار دیتے ہیں، یہاں ملرائی تحریک میں پیشگی طور پر ظاہر کیے گئے ہیں۔

ایمان رکھنے والے اپنے آپ کو بڑی آزمائش اور شدید الجھن میں مبتلا پاتے تھے۔ وہ اپنی کلیسیاؤں سے محبت رکھتے تھے اور ان سے جدا ہونے میں ہچکچاتے تھے، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ خدا کے کلام کی گواہی کو دبا دیا گیا ہے اور نبوتوں کی تحقیق کرنے کے ان کے حق سے انکار کیا جا رہا ہے، تو انہوں نے محسوس کیا کہ خدا کے ساتھ وفاداری انہیں اطاعت قبول کرنے سے روکتی ہے۔ جو لوگ خدا کے کلام کی گواہی کو خارج کرنے کے درپے تھے، انہیں مسیح کی کلیسیا کی تشکیل کرنے والے نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ لہذا، انہوں نے اپنے سابقہ تعلق سے علیحدہ ہو جانے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھا۔ 1844ء کے موسم گرما میں تقریباً 50,000 افراد کلیسیاؤں سے الگ ہو گئے۔

ملر کی فہم اور حقیقی نیم شب کی پکار انیسویں صدی کے ابتدائی حصے میں، ولیم ملر نے—دانی ایل 8:14 کی 2300 شاموں اور صبحوں کی نبوت اور یوم کفارہ کی تشبیہ پر اعتماد کرتے ہوئے—یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مسیح 1844 میں واپس آئے گا تاکہ زمین کو آگ سے پاک کرے۔ ملر نے اس تطہیر کو آخری عدالت اور مقدسین کے لیے مسیح کی بادشاہی کے آغاز کے طور پر سمجھا۔ وہ غلط تھا—مقررہ وقت کے بارے میں نہیں، بلکہ واقعے کی نوعیت کے بارے میں۔ 2300 دن 1844 ہی میں پورے ہوئے، لیکن جن واقعات کو اس نے ان سے متعلق سمجھا وہ اس وقت واقع نہ ہوئے۔ پھر بھی، خدا کی راہنمائی قائم رہی: نبوت

نے سچائی کے ساتھ مقررہ ساعت کی طرف اشارہ کیا، حالانکہ خود ملر اُس نبوی پیغام کے مکمل مفہوم کو نہ سمجھ سکا جس کی وہ منادی کر رہا تھا۔ 1844 کی تحریک میں ایک اہم موڑ اس وقت آیا جب ایمان لانے والوں نے دلہا کے آنے کی تمثیل اور ساتویں مہینے کے مطابق یوم کفارہ کی رسم کو زیادہ قریب سے جانچا۔ نصف شب کی پکار—"دیکھو، دلہا آتا ہے" (متی 25:6)—محض ایک پرجوش نعرہ نہ تھی؛ اس نے ایک خاص نبوی اطلاق حاصل کیا۔ قدیم اسرائیل میں، دسویں دن ساتواں مہینہ یوم کفارہ تھا، لیکن اس مقدس خدمت کے لیے تیاری اس سے پہلے شروع ہو جاتی تھی۔ یہودی روایت اور سالانہ عبادات کے تسلسل میں، ساتواں مہینہ اور اس کی تقریبات کلام مقدس کی نبوتوں کے لیے نمونہ جات فراہم کرتی تھیں۔ اسی نمونے میں، 1844 کے ماننے والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ 2300 دنوں کا اختتام خزاں میں، ساتویں مہینے کے دوران، یوم کفارہ کی تشبیہی مناسبت کے مطابق ہونا چاہیے۔ جوں جوں یہ فہم واضح ہوتی گئی، "نیم شب کی پکار" قوت کے ساتھ پھوٹ نکلی۔ "نیم شب" کا مطلب محض ایک روزانہ اوقات شب کا لمحہ نہ تھا، بلکہ پچھلی توقع بہار اور خزاں میں صحیح وقت کے مابین درمیانی مقام تھا۔ اگر پہلی متوقع مدت، جو 1844 کے بہاری مہینوں میں رکھی گئی تھی، تمثیل کے ایک ابتدائی حصے سے مطابقت رکھتی تھی، تو اواخر گرما اور اوائل خزاں کا دوسرا اعلان اس نمونے کی تکمیل کے طور پر آیا۔ اس طرح، "نیم شب" 1844 کے سال کے اندر اس درمیانی مدت کی طرف اشارہ کرتی تھی—وہ موڑ جہاں تاخیر کا مرحلہ ختم ہوا اور آخری مخصوص پکار بلند کی گئی۔ یہ پکار دلوں کو بیدار کرنے والی ثابت ہوئی۔ اس نے ایک ایسا روحانی ہلچل برپا کیا جو پہلے کی زیادہ عمومی اعلان سے آگے بڑھ گئی۔ بہت سے لوگوں نے اسے محض خالص جذباتیت کے طور پر نہیں، بلکہ کلام مقدس سے باہم ملتی ہوئی گواہی کے طور پر قبول کیا: دلہن کی تمثیل، مقدس کی تشبیہ، اور نبوی دورانبات باہم مل کر ایک مرکز پر مرتکز ہوتے دکھائی دیے۔ اور پھر بھی، اس تیز چمک کے باوجود، ایک بنیادی غلط فہمی برقرار رہی۔ یہ تحریک صحیح تھی کہ مقررہ وقت قریب تھا؛ یہ غلط تھی کہ دلہا کس مقصد کے لیے آئے گا اور کون سا "ہیکل" یا "مقدس" پاک کیا جانا تھا۔ یہ مسئلہ اس وقت سلجھا جب آنے والے واقعے کا ازسرنو مطالعہ کیا گیا۔ عبرانیوں کے خط میں مسیح کو حقیقی مقدس میں سردار کاہن کے طور پر پیش کیا گیا ہے، "جسے خداوند نے کھڑا کیا ہے، نہ کہ انسان نے" (عبرانیوں 2:8)۔ زمینی خیمہ خدمت کی ایک نقل اور سایہ تھا؛ آسمانی اصل ہے۔ اگر یوم کفارہ، جو کہ تشبیہی خدمت کی انتہا تھا، 2300 دنوں کے اختتام سے موافق ہونا تھا، تو تطہیر کا کام لازماً آسمانی مقدس میں ہونا چاہیے، نہ کہ زمین پر آگ کے ذریعے۔ اس روشنی میں، 1844 میں مسیح کا "آنا" زمین پر اپنی آمد ثانی میں ظاہر ہونا نہیں تھا، بلکہ مقدس کے سب سے پاک مقام میں اپنی خدمت کے آخری مرحلے میں داخل ہونا تھا—وہ کام جو پہلے سے ہی تشبیہ میں بیان ہو چکا تھا۔ اس لیے حقیقی نیم شب کی پکار، اگرچہ اُس وقت ان لوگوں کے ذریعے منادی کی گئی جو پوری طرح نہ سمجھتے تھے کہ وہ کیا اعلان کر رہے ہیں، دراصل خدا کی طرف سے ایک مقررہ پکار تھی۔ اس نے نبوتی گھڑی کے درست لمحے کی نشاندہی کی۔ اس نے دلہا کی طرف توجہ مبذول کی، لیکن اس کے زمین پر نزول کے لیے نہیں—بلکہ بادشاہ کے طور پر اپنی بادشاہی سنبھالنے سے پہلے سردار کاہن کے طور پر اس کی خدمت کے اختتامی کام کے لیے۔ یہی وجہ ہے کہ مؤمنوں کو بعد میں یہ معلوم ہوا کہ وہ "دلہا کے ساتھ شادی میں داخل ہونے" کے مفہوم کو صحیح طور پر صرف اُس وقت سمجھ سکتے تھے جب وہ اُس خدمت کو سمجھتے جو مسیح آسمانی مقدس میں

ادا کر رہا تھا۔ پس، ملر کی غلطی نبوی ادوار کی گنتی کرنے میں نہ تھی، بلکہ یہ فرض کر لینے میں تھی کہ مقدس زمین ے اور اس کی تطہیر سے مراد مسیح کی مجید آمد پر دنیا کی آگ کے ذریعے تطہیر ہے۔ حقیقی پیغام، جب پوری طرح سمجھا گیا، نہ تو 2300 دنوں کو ایک طرف رکھتا تھا اور نہ 1844 کو؛ بلکہ اس نے ان دونوں کو آسمانی مقدس میں مسیح کے کام میں مضبوطی کے ساتھ قائم کیا۔ اس طرح، نیم شب کی پکار ایک محض وقتی جوش نہ تھی بلکہ ایک حقیقی نبوی اعلان تھی، اگرچہ جس جماعت نے اسے بلند کیا وہ ابتدا میں اس کے پورے مفہوم کو نہیں جانتی تھی۔

ایڈر ڈیمسٹیگٹ کی کتاب، Foundation of Seventh-day Adventist Message and Mission، کے مطابق، ملر کا ایمان تھا کہ دانی ایل 8:14 اور مکاشفہ 14 کے پہلے فرشتے کی منادی ہی نصف شب کی پکار تھی—’دیکھو، دولہا آتا ہے۔‘ وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ پیغام مسیح کی دوسری آمد کی نشان دہی کر رہا تھا۔ ملر کا خیال تھا کہ پوری تاریخ ہی نصف شب کی پکار تھی، لیکن ایلن وائٹ بیان کرتی ہیں کہ نصف شب کی پکار ایک معین وقت پر پوری ہوئی۔ سموئیل اسنوں نے اپنی تقریر کا عنوان ’Cry True Midnight Cry‘ رکھا تاکہ اسے اس ملرائی تعلیم سے ممیز کرے کہ نصف شب کی پکار عمومی پیغام تھی۔

سب سے زیادہ روحانی لوگوں نے پہلے یہ پیغام قبول کیا، اور وہ لوگ جو پہلے کام کی قیادت کرتے رہے تھے، اس کے قبول کرنے میں سب سے آخر میں تھے اور پکار کو بلند تر کرنے میں مددگار ہوئے۔ ولیم ملر، جس نے 1833 سے آگے اس کام کی قیادت کی تھی، جب اگست 1844 میں نصف شب کی پکار کا پیغام آیا تو وہ اس کے بارے میں کشمکش میں مبتلا رہا۔ وہ کلیسیاؤں سے علیحدگی کے بارے میں غیر یقینی کا شکار تھا اور کئی برسوں سے نصف شب کی پکار کی ایک دوسری تعبیر کی تعلیم دیتا آ رہا تھا۔

ولیم ملر نے لکھا، ”میں خداوند کے ظہور کے لیے کسی خاص دن کے بارے میں کبھی یقینی نہیں رہا، کیونکہ میرا یہ ایمان تھا کہ کوئی آدمی دن اور گھڑی کو نہیں جان سکتا۔ میرے تمام مطبوعہ لیکچروں میں، جیسا کہ عنوانی صفحہ پر دیکھا جا سکتا ہے، تقریباً سنہ 1843 لکھا ہوا تھا۔ اپنے تمام زبانی لیکچروں میں، میں ہمیشہ اپنے سامعین سے کہتا تھا کہ اگر میرے حساب میں کوئی غلطی نہ ہوئی تو ادوار 1843 میں اختتام پذیر ہوں گے، لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ انجام اس وقت سے بھی پہلے نہ آجائے، اور یہ کہ انہیں مسلسل تیار رہنا چاہیے۔ 1842 میں بعض بھائیوں نے نہایت قطعیت کے ساتھ عین سال کی منادی کی، اور میرے ”اگر“ رکھنے پر مجھے ملامت کی۔“ مئی 1842 میں 1843 کا چارٹ شائع ہوا، اور بھائیوں نے ملر سے کہا کہ وہ اپنی پیشکش سے ”اگر“ کو نکال دے۔

ملر نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، ”عوامی پریس نے یہ بھی شائع کر دیا تھا کہ میں نے خداوند کی آمد کے لیے ایک معین دن، یعنی تئیسویں اپریل، مقرر کر لیا ہے۔ لہذا، اس سال دسمبر میں، چونکہ مجھے اپنی حساب گری میں کوئی غلطی دکھائی نہ دی، میں نے اپنا یہ اعتقاد شائع کیا کہ 21 مارچ 1843 اور 21 مارچ 1844 کے درمیان کسی وقت خداوند آئے گا۔“ ملر پہلے ہی ساتویں مہینے کے دسویں دن کے بارے میں یہ نتیجہ اخذ کر چکا تھا، اور اس سے بہت پہلے کہ سموئیل اسنوں نے اسی نتیجے کو ”نیم شب کی فریاد“ کے اعلان کے لیے استعمال کیا، ملر اس کے بارے میں لکھ چکا تھا۔ اکتوبر 22، 1844 کی تعیین کے لیے سموئیل اسنوں نے جس استدلال کو استعمال کیا، اُسے مرتب کرنے کے لیے خداوند نے ملر ہی کو استعمال کیا۔

ملر نے لکھا، ”سن 1843 کے دوران، پریس اور بعض منبروں کی جانب سے مجھ پر اور میرے ساتھ وابستہ لوگوں پر نہایت شدید مذمتوں کے انبار لگا دیے گئے۔ ہماری نیتوں پر حملے کیے گئے، ہمارے اصولوں کو غلط طور پر پیش کیا گیا، اور ہمارے کرداروں پر بہتان باندھے گئے۔“ وقت گزرتا گیا، اور 21 مارچ 1844 خداوند کے ظاہر ہوئے بغیر گزر گیا۔ مایوسی بہت شدید تھی، اور بہت سے لوگ پھر ان کے

ساتھ نہ چلے۔ اس وقت سے پہلے، 1840 سے، ملرائیوں کی تخمینہ تعداد 200,000 تھی، لیکن اس مرحلے تک صرف 50,000 باقی رہ گئے تھے۔

ملرنے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا، 'اس سے پہلے، 1843 کے موسم خزاں میں، میرے بعض بھائیوں نے کلیسیاؤں کو بابل کہنا اور یہ اصرار کرنا شروع کر دیا تھا کہ ایڈونٹسٹوں کا فرض ہے کہ وہ ان سے نکل آئیں۔ اس بات سے مجھے نہایت رنج ہوا۔ نہ صرف اس کا اثر بہت برا تھا، بلکہ میں اسے کلام خدا کی تحریف اور صحائف کو مروڑنے کے مترادف سمجھتا تھا۔' دوسری فرشتے کے پیغام کے بارے میں ملر کشمکش میں رہا، اور یہی بات اس کے لیے حقیقی نصف اللیل کی صدا کے پیغام کو قبول کرنا مزید دشوار بنا دیتی تھی۔ یہ روش پھیل گئی، اور کلیسیاؤں کے دروازے ان پر بند کر دیے گئے، جس سے مخالفت پیدا ہوئی اور اکثر ایڈونٹسٹ اپنے اپنے کلیسیاؤں سے جدا ہو گئے۔

اپنے شائع شدہ وقت کے گزر جانے کے بعد، ملرنے معین مدت کے بارے میں اپنی مایوسی کا اقرار کیا، لیکن اپنے ایمان پر قائم رہا۔ 1844 کے موسم گرما کے دوران وہ مغرب میں اپنی خدمات جاری رکھے رہا، یہاں تک کہ ساتویں مہینے کی تحریک برپا ہوئی۔ اس تحریک میں اس کی کوئی شرکت نہ تھی، سوائے ایک خط کے جو اس نے اٹھارہ ماہ پہلے موسیٰ کی شریعت کی ان رسومات کے بارے میں لکھا تھا جو اُس مہینے کی طرف اشارہ کرتی تھیں۔ اسے یہ توقع نہ تھی کہ ان موضوعات سے اس نوعیت کا استدلال اخذ کیا جائے گا یا اس طرح کے ثبوت پر ایمان کو نجات کی کسوٹی بنا دیا جائے گا۔ 22 اکتوبر 1844 سے دو یا تین ہفتے پہلے تک اس کا اس تحریک کے ساتھ کوئی اشتراک نہ تھا۔ 6 اکتوبر 1844 کو ہائمز کے نام ایک خط میں، ملرنے لکھا: 'میں ساتویں مہینے میں ایک ایسی جلالی شان دیکھتا ہوں جو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی... اب، خداوند کے نام کی برکت ہو، میں صحائف میں ایک حسن، ایک ہم آہنگی، ایک موافقت دیکھتا ہوں، جس کے لیے میں مدتوں سے دعا کرتا رہا تھا، مگر آج تک نہ دیکھ سکا تھا۔ اے میری جان، خداوند کا شکر کر۔ برادر اسنو، برادر اسٹورز، اور دیگر حضرات، میری آنکھیں کھولنے میں اپنی وسیلہ سازی کے سبب مبارک ہوں۔ میں قریباً گھر پہنچ چکا ہوں۔ جلال، جلال، جلال، جلال۔'

اس کے بعد، ملرنے نصف اللیل کے نعرے پر ازسر نو غور کیا اور اسے جوش مذہبی قرار دیا۔ ڈمسٹیگٹ نوٹ کرتا ہے کہ اسنو نے نصف اللیل کے پیغام کا بنیادی خاکہ ملر کے پہلے کے کام سے حاصل کیا تھا۔

مارچ 1844 میں شائع ہونے والے اسنو کے حسابات نے بہت کم توجہ حاصل کی، یہاں تک کہ 12-17 اگست 1844 کے ایکسیٹر کیمپ میٹنگ منعقد ہوئی۔ وہاں مسیح کی واپسی کے لیے اُس کی مقررہ قطعی تاریخ نے بہت سے ملیرائیٹس کو جنبش میں لا دیا، اور اُن کی تبلیغی مساعی کو عروج تک پہنچا دیا۔ اُن کے اس ردعمل کو ساتویں مہینے کی تحریک کے نام سے جانا گیا۔ اگرچہ ملیرائیٹ راہنما ابتدا میں شاک تھے، تاہم متوقع واقعہ سے چند ہفتے پہلے وہ اس تحریک میں شامل ہو گئے اور اسنو کے نظریات کو شائع اور تائید کیے جانے کی اجازت دے دی۔

نصف شب کا ندا اور اُس کے بعد کے نتائج

ایلن وانٹ کی پہلی رؤیا میں خدا کے لوگوں کو آسمان کی طرف جانے والی ایک راہ پر دکھایا گیا ہے، اور ان کے پیچھے ایک نور تھا جسے "نیم شبی پکار" کہا گیا۔ وہ پیغام جو سموئیل اسنو نے پیش کیا، سمجھنا ضروری ہے۔ مئی 1842 میں، 300 منادوں کے لیے 300 چارٹ چھاپے گئے۔ 22 مارچ 1844 تک، پہلی مایوسی کے بعد، اس چارٹ کو ایک طرف رکھ دیا گیا، اور بہت سے لوگ اس تحریک کو چھوڑ گئے۔ جو باقی رہے، انہیں انتظار کرنا تھا۔ ایکسیٹر کے کیمپ اجلاس میں، اسنو نے ظاہر کیا کہ خداوند 22 اکتوبر 1844، یعنی یوم کفارہ، کو آئے گا۔ اسی نے انہیں اس پیغام کی منادی کرنے پر آمادہ کیا۔

جوزف بیٹس نے بیان کیا کہ ایکزیٹر کی کیمپ میٹنگ کے بعد، جب وہ ریل گاڑی کے ڈبوں میں سے گزر رہے تھے، تو انہوں نے آوازیں سنیں جو بار بار یہ کہہ رہی تھیں، ”دیکھو، دولہا آتا ہے!“ یہ تحریک دو ماہ کے اندر پورے متحدہ ریاستہائے امریکہ میں پھیل گئی، اور 22 اکتوبر 1844ء کی عظیم مایوسی پر منتج ہوئی۔

ڈیمسٹیگٹ دسمبر 28-29، 1844 کو ایڈونٹسٹوں کے لو ہیمپٹن کانفرنس کے بارے میں تبصرہ کرتے ہیں، جس میں ہائمز اور ملر شامل تھے۔ ہائمز نے مقدسین کو تسلی دینے، مسیحی دنیا کو بیدار کرنے، اور گنہگاروں کے لیے نجات کا اعلان کرنے پر زور دیا۔ چند ہفتوں بعد، ایڈونٹ پریس دوبارہ جاری ہوا، اور ہائمز نے اعلان کیا کہ نجات کا دروازہ کھلا ہے۔ ملرنے بتدریج بند دروازے کے انتہائی تصور کو ترک کر دیا اور آدھی رات کی پکار کے بارے میں اپنے ابتدائی نقطہ نظر کی طرف واپس آ گیا۔ اسی مہینے، ایلن وائٹ نے اپنی پہلی رويا دیکھی، جس میں دکھایا گیا کہ جو لوگ آدھی رات کی پکار کو رد کرتے ہیں وہ راستے سے گر پڑتے ہیں۔ وہ رويا جتنی کسی اور کے لیے تھی اتنی ہی ولیم ملر کے لیے بھی تھی۔

ولیم ملر کی آخری آزمائش اور میراث

ابتدائی تحریرات، صفحہ 257 سے: ”پھر میری توجہ ولیم ملر کی طرف دلائی گئی۔ وہ حیرت و پریشانی میں دکھائی دیتے تھے اور اپنی قوم کے لیے اضطراب اور غم سے جھکے ہوئے تھے۔ وہ جماعت جو 1844 میں متحد اور محبت رکھنے والی تھی، اپنی محبت کھوتی جا رہی تھی، ایک دوسرے کی مخالفت کر رہی تھی، اور سرد مہری اور ارتداد کی حالت میں گرتی جا رہی تھی۔ جب وہ یہ دیکھتے تھے تو غم نے ان کی قوت کو گلا ڈالا۔ میں نے پیشوا آدمیوں کو ان پر نگاہ رکھتے دیکھا، بالخصوص جوشوا ہائمز کو، اور وہ اس خوف میں تھے کہ کہیں وہ تیسرے فرشتے کا پیغام قبول نہ کر لیں۔“ اس سیاق میں تیسرے فرشتے کا پیغام سبت ہے۔ جیسے جیسے ملر آسمان کی روشنی کی طرف مائل ہوتے، یہ لوگ ان کے ذہن کو اس سے ہٹانے کے لیے منصوبے بناتے۔ انسانی اثر نے انہیں تاریکی میں رکھا اور ان کا اثر و رسوخ ان لوگوں کے درمیان برقرار رکھا جو سچائی کی مخالفت کرتے تھے۔ آخرکار، ملرنے آسمان کی روشنی—یعنی سبت—کے خلاف اپنی آواز بلند کی۔ وہ اس پیغام کو قبول کرنے میں ناکام رہے جو ان کی مایوسی کی توضیح کرتا اور ماضی پر روشنی اور جلال ڈالتا۔ انہوں نے الہی کے بجائے انسانی حکمت پر تکیہ کیا۔ چونکہ وہ محنت اور بڑھاپے سے ٹوٹ چکے تھے، اس لیے وہ ان لوگوں کی مانند اتنے جواب دہ نہ تھے جنہوں نے انہیں سچائی سے دور رکھا۔ گناہ انہی پر عائد ہوتا ہے۔ اگر ملر تیسرے فرشتے کی روشنی کو دیکھ سکتے، تو بہت سی باتیں واضح ہو جاتیں۔ لیکن ان کے بھائی ان کے لیے ایسی گہری محبت کا دعویٰ کرتے تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ کبھی اپنے آپ کو ان سے جدا نہیں کر سکتے۔ خدا نے اجازت دی کہ وہ موت کے غلیے کے تحت آجائیں اور انہیں ان لوگوں سے، جنہوں نے انہیں سچائی سے ہٹا دیا تھا، قبر میں چھپا دیا۔ موسیٰ سے موعودہ سرزمین میں داخل ہونے سے پہلے خطا ہوئی؛ اسی طرح ملر سے بھی خطا ہوئی، جب وہ جلد ہی آسمانی کنعان میں داخل ہونے والے تھے۔ دوسروں نے انہیں اس پر آمادہ کیا؛ دوسروں ہی کو اس کا حساب دینا ہوگا۔ لیکن فرشتے خدا کے اس خادم کی گراں قدر خاک کی نگہبانی کرتے ہیں اور وہ آخری نرسنگ کی آواز پر نکل آئے گا۔

اختتامیہ: آج کے لیے اسباق

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ولیم ملر دنیا کے اختتام پر سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں کی تمثیل پیش کرتا ہے۔ ایلن وائٹ کا پہلا رويا اس کے اپنے زمانے کی نسبت زیادہ ہمارے زمانے کے لیے ہے۔ دنیا کے اختتام پر سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ مڈنائٹ کرائی کی روشنی کو رد کر دیں گے۔ مڈنائٹ کرائی کی روشنی کو صرف اسی تاریخ کو سمجھنے کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔ پہلی مایوسی نے ملرائٹ تحریک کو ان لوگوں سے پاک کر دیا جو غلط اسباب کی بنا پر اس میں تھے، اور لوگوں کو اس آزمائشی تجربے کے لیے تیار کیا جو انہیں مقام اقدس میں لے جاتا۔ جو لوگ پہلی مایوسی تک پہنچتے ہیں، وہ صرف اسی صورت میں مبارک

ہیں کہ وہ 22 اکتوبر 1844 کا انتظار کریں۔ یہ وقت خدا کی طرف سے اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ ایک ایسی قوم پیدا ہو جسے وہ مقام اقدس میں جمع کرے گا۔ مدناٹ کرائی کو رد کرنا اور راہ سے گر پڑنا اس پوری تاریخ کو رد کرنا ہے۔

ولیم ملرنے تین غلطیاں کیں، اور ہم ہمیشہ تین آزمائشوں کے ذریعے پرکھے جاتے ہیں۔ اُس کی پہلی خطا یہ تھی کہ اُس نے دسمبر 1844 میں نصف شب کی صدا کو رد کر دیا۔ دوسری یہ تھی کہ اُس نے خدا کے بجائے انسانوں کی سنی، جس کے نتیجے میں اُس کی تیسری غلطی پیدا ہوئی: سبت کا انکار۔ دنیا کے آخر میں، سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ نصف شب کی صدا کی تاریخ اور پرانی راہوں کی طرف لوٹنے کی پکار کو اس لیے رد کریں گے کہ وہ اپنے رہنماؤں کی سنیں گے۔ ایسا کرتے ہوئے، وہ اپنے آپ کو حیوان کے نشان کے لیے تیار کرتے ہیں، اور ملر کے تین مرحلوں پر مشتمل آزمائشی عمل کو دہراتے ہیں، جو اس بات سے شروع ہوتا ہے کہ وہ نصف شب کی صدا کے پیغام اور تاریخ کے ساتھ کیسا تعلق رکھتے ہیں۔

صرف دو ہی نبوتیں ہیں جو پہلی مایوسی سے دوسری مایوسی تک کی تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں: 2300 دن ("اگرچہ رؤیا تاخیر کرے، تو بھی اُس کا انتظار کر") اور 2520.2520 کو رد کرنا نصف اللیل کے پکار کو رد کرنا ہے۔ اور نصف اللیل کے پکار کو رد کرنا نیچے کی شریر دنیا کی طرف جانے والی راہ سے گر پڑنا ہے۔

ہم اگلی پیشکش میں اس پر مزید گفتگو کریں گے۔